سوال

(09) مال زکوۃ سے میت کی تجہیز و تکفین جائز نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا یہ صحیح درست اور صحیح ہے کہ مال زکوۃ سے میت کی تجہیز و تکفین جائز نہیں؟

(۲) کیا مال زکوۃ کو میت کی فاتحہ اور درود وغیرہ دوسرے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا مال زکوۃ اس میت کی فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں جس مرے ہوئے کو مدت ہوگئی۔

(۴) کیا انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت ﷺ اور اولیا عظام کی فاتحہ وغیرہ میں مال زکوۃ خرچ کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں یہ درست اور صحیح ہے کہ مال زکوۃ سے کسی میت کی تجہیز و تکفین جائز نہیں ہے۔ ((ولایجوزہ ان یکفن بھا میت ولا یقضی بھا دین المیت کذا فی التبین)) (عالمگیری)

(۲)، (۳)، (۴) مروجا فاتحہ یعنی آب و طعام سامنے رکھ کر اس پر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور اس کا ثواب اموات کو پہنچانا بدعت ہے، جس سے اجتناب ضروری ہے، ہاں بغیر اس طریقہ کے للہ فقراء و مساکین کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنا کر اس کا ثواب میت کو پہنچانے کی نیت کرنا اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ لیکن مال زکوۃ کو کسی میت قدیم یا جدید یا ولی یا نبی یا آنحضرت ﷺ کو ثواب پہنچانے کے لیے خرچ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ قرآن کریم میں زکوۃ کے آٹھ مصرف بیان کیے گئے ہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ میت کو ثواب پہنچانا ان مصارف ہشتگانہ میں داخل نہیں ہے۔ پس مال زکوۃ سے ایصال ثواب اموات ناجائز ہے۔ (محدث دہلی جلد نمبر ۲ ش نمبر ۴)

توضیح الکلام فتاوٰی علمائے کرام: ... علامہ مجیب نے جواب نمبر ۱ میں قرآن و حدیث اور تعامل صحابہ سے کوئی دلیل پش نہیں کی، صرف فتاویٰ عالمگیری کی مجمل عبارت پر اکتفاء کیا ہے جس کے حجت ہونے پر نظر ہے اور آیت ''انما الصقات للفقراء'' میں فقہاء نے لام تملیک کے لیے مراد لیا ہے۔ وہ بھی بے سند اور بے دلیل ہے کیوں کہ لام کے اکیس بائیس معنی آتے ہیں۔ لام استحقاق کے لیے بھی آتا ہے اور لام بمعنی فی آتا ہے اور لام بیان کا بھی آتا ہے۔ لہٰذا یہ لام مشترک المعنی ہوا، جیسا کہ اصول فقہ میں ہے۔ اور لفظ مشترک المعنی کو بلا دلیل معین کرنا جائز نہیں اور لام تملیک مراد لینا اس حدیث کے خلاف ہے۔ ((اما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعۃ واعتادہ فی سبیل اللہ)) اور آیت إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ میں

لام بیان کے لیے ہے نہ تملیک کے لیے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔ ((وفیہ مصیر منہ الی ان اللام فی قولہ للفقراء لبیان المصرف لا للتملیک)) (فتح الباری ص ۴۳) جس محتاج کے لیے زندگی میں عشر زکوٰۃ حلال اور جائز ہے تو اس کے مرنے کے وقت کفن دفن میں عشر زکوۃ استعمال کرنے کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب (سعیدی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 44

محدث فتویٰ